

تھا کہ بال بال میں موتی پروئے جائیں۔ غریب عاشق کی آنکھوں سے آنسوؤں کا طوفان اس انداز میں بہ رہا تھا کہ نگاہ کا تار بھی گم ہو گیا تھا۔

پیشتر اور بعد کے اشعار کی طرح اس شعر میں بھی شاعر نے محبوب اور عاشق کے ہاں کی متضاد کیفیتیں پیش کی ہیں اور کمال یہ ہے کہ ہر شعر میں دونوں کیفیتیں بحیثیت مجموعی ملتی جلتی ہیں، اگرچہ دونوں مختلف حالتیں پیش کر رہی ہیں۔

۴۔ **تشریح** :- محبوب نے ہنر کے کنارے بزم عیش و نشاط آراستہ کر رکھی ہے ہر طرف تختہ ہائے گل نظر آ رہے ہیں۔ پھولوں کا عکس ہنر کے پانی میں پڑتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ پانی کے اندر چراغ جگمگا رہے ہیں۔ اس کے برعکس عاشق کے ہاں یہ نقشہ تھا کہ اس کی روتی ہوئی آنکھ کی پلکوں سے خالص خون بہ رہا تھا۔ چراغاں اور خونِ ناب کی مناسبت محتاج تشریح نہیں۔

۵۔ **لغات** :- فرقِ ناز : محبوب کا سر، جس نے ناز و نعمت اور لاڈ پیار کے سوا کچھ نہ دیکھا۔

ذیبِ بالش : تکیے کے لیے باعثِ زینت۔
کمناب : لعنت نگار اسے کمناب بھی لکھتے ہیں اور کمنواب بھی۔ ایک قیمتی ریشمی کپڑا جو زری کے تار شامل کر کے بنا جاتا ہے۔

تشریح : عاشق کی کیفیت یہ تھی کہ اسے نیند نہیں آتی تھی اور اس کا وحشت بھرا سر دیوار کی تلاش میں تھا تاکہ اس سے ٹکرا کر مر جائے۔ محبوب کے ہاں اس کے برعکس دوسرا ہی نقشہ تھا، یعنی وہ اپنا سر.... جس نے ناز و نعمت اور عیش و نشاط کے سوا کبھی کچھ نہ دیکھا تھا.... کمناب کے تکیے پر رکھتے ہوئے مزے سے سو رہا تھا۔

اس شعر کا ایک نسخہ ”محو بالش“ کی جگہ ”ذیبِ بالش“ بھی ہے۔ اس میں بھی عاشق و محبوب کی متضاد کیفیتیں قائم رہیں۔ فرق صرف یہ ہوا کہ پہلے شعروں میں محبوب کا ذکر مقدم تھا اور عاشق کا مؤخر۔ اس میں یہ ترتیب بدل گئی۔

۶۔ **تشریح** :- عاشق کی بزمِ بیخودی میں اس کے سانس نے شمع جلا رکھی تھی